# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **29** / جون 2010ء بمطابق **16** / رجب 1431ھ بروز منگل بوقت صبح 11 بجکر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب سپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡ مِنِیۡنَ ۙ وَلَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ۝

وَاِذَآ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِ نۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ کَانَ یَئُوۡسًا ۝

قُلۡ کُلٌّ یَّعۡمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ ؕ فَرَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ھُوَ اَھۡدٰی سَبِیۡلًا ۝

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲ تا ۸۴

**ترجمہ:** یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ اور انسان پر جب ہم اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ کہہ دیجیئے! کہ ہر شخص اپنے طریقہ پر عامل ہے، جو پوری ہدایت کے راستے پر ہیں انہیں تمہارا رب ہی بخوبی جاننے والا ہے۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

**جناب سپیکر:** بِسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔سوالات نہ ہونے کی وجہ سے وقفہ سوالات معطل کیا جاتا ہے۔

**میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت):** پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

**Mr . Speaker:** Asad Baloch Sahib on a point of order .

میرے خیال میں رخصت کی درخواستیں سیکرٹری پڑھ لیں۔اگر دو منٹ دیں تو پھر ہم۔

**وزیر زراعت:** جی۔

**جناب سپیکر:** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

## رخصت کی درخواستیں

**سیکرٹری اسمبلی:** میر محمد صادق عمرانی صاحب' وزیر نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

مولانا عبدالواسع صاحب' وزیر نے بوجہ اہم امور آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر قمبر علی گچکی صاحب' وزیر نے بوجہ ناسازی طبیعت رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ شمع پروین مگسی صاحبہ' وزیر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتیں۔انہوں نے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

**جناب سپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

جی اسد بلوچ صاحب!

**میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت):** Thank you جناب سپیکر! ایک ایسی عوامی نوعیت کا مسئلہ ہے صرف ایک ڈسٹرکٹ کا نہیں بلکہ پورے بلوچستان کے عوام اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! بلوچستان اور اس ملک کے پورے عوام کو اچھی طریقے سے علم ہے کہ جب گوادر پورٹ بنی تو اسوقت اس کیلئے روڈ گوادر سے لیکر چمن تک، اِن کا time period جو دیا گیا تھا کہ 2009ء کے end میں یہ compelete ہوگی۔ بین الاقوامی قانون ہے کہ کوئی بھی پورٹ بغیر روڈ کے کامیاب نہیں ہوسکتی اُسکے لئے ضروری ہے کہ منڈی تک رسائی ہو۔لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہوشاب سے سُوراب تک آج اُس روڈ کی یہ پوزیشن ہے کہ کنٹریکٹر نے اپنے تمام سریے، سیمنٹ اور مشینری شفٹ کی ہوئی ہے اور کام بند ہے۔انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہمارے پاس کوئی فنڈز نہیں ہیں۔آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے تین چار دفعہ وزیر اعلیٰ صاحب اپنی ٹیم کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔انہوں نے یہی کہا تھا کہ ایک ارب روپے ہر مہینے دیا جائے گا۔لیکن وہ commitment پوری

نہیں ہوئی۔ اِسوقت روڈ کا یہ حال ہے کہ چھ گھنٹے کی بجائے سولہ گھنٹے لوگ سفر کررہے ہیں۔NHA کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔لیکن یہ پیسے ملتان میں نئی روڈ جو start ہوئی ہے وہاں خرچ ہورہے ہیں۔اندرون سندھ لاڑکانہ میں۔ 25ارب نواب شاہ اور لاڑکانہ کو۔ جناب سپیکر صاحب! مرکز کی اس ناانصافی، زیادتی ،جھوٹ اور اس ڈیموکریٹک گورنمنٹ کے بلند و بانگ دعوے اور بلوچستان کے عوام کے ساتھ زیادتیوں کے خلاف آج اُن کے روّیے کے خلاف احتجاجاً میں واک آؤٹ کررہا ہوں۔

**جناب سپیکر:** عبدالرحمٰن صاحب، اُس کے بعد۔گورنمنٹ پوری واک آؤٹ کررہی ہے تو اسمبلی میں کون گورنمنٹ کی طرف سے ہوگا؟۔آپ بھی واک آؤٹ کررہے ہیں۔ٹھیک ہے جی۔جی حبیب صاحب! جی عبدالرحمٰن صاحب!

**میر عبدالرحمٰن مینگل (وزیر معدنیات ):** جناب سپیکر صاحب! جیسا کہ اسد بلوچ صاحب نے NHA کے حوالے سے جو ذکر کیا۔اِسی طرح بلوچستان میں، بلوچستان کیلئے۔۔۔۔۔

**جناب سپیکر:** وزیر خزانہ! آپ ذرا دو منٹ رُکیں بڑا اہم مسئلہ ہے please۔جی۔

**وزیر معدنیات:** پچھلے کئی دنوں سے پورے بلوچستان میں بجلی نہیں ہے۔بلوچستان میں ذریعہ معاش بجلی پر ہے۔لوگوں کی زمینداری،روزگار بجلی کے اوپر ہے۔چار، پانچ مہینے پہلے بھی پورا ایک مہینہ مسلسل بجلی نہیں تھی۔ لوگوں کے زمینداروں کے۔۔۔۔۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ on record آگیا۔جی۔

**وزیر معدنیات:** ابھی آٹھ، دس دن سے پورے بلوچستان میں بجلی نہیں ہے زمیندار سراپا احتجاج کررہے ہیں۔ کوئی سُن نہیں رہا ہے۔گزارش ہے کہ اس معاملے میں QESCO والوں سے بات کریں۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے آپ کی بات on record آگئی۔وزیر خزانہ صاحب! اب آپ اور I.P.C Minister ہی رہ گئے ہیں سرکار کی طرف سے،تقریباً پوری گورنمنٹ نے واک آؤٹ کیا ہے تمام منسٹرز نے cabinet نے۔بقول اُنکے کہ جی جو گوادر پورٹ سے سڑکیں، فیڈرل گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا کہ ہم بنائیں گے وہ نہیں بن رہی ہیں پیسے کہیں اور divert ہورہے ہیں۔تو احتجاجاً سب آپ دیکھ رہے ہیں پورے House نے واک آؤٹ کیا ہوا ہے تقریباً پوری کابینہ نے۔اب آپ اور I.P.C. Minister وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں اور کابینہ کو منا کے لے آئیں پندرہ منٹ کیلئے میں اجلاس ملتوی کرتا ہوں، جب تک کابینہ کے وزراء اور سب ممبر صاحبان آجائیں۔اسمبلی کا اجلاس پندرہ منٹ کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 11 بجکر 58 منٹ پر مؤخر ہوا۔ اور دوبارہ 12 بجکر 10 منٹ پر شروع ہوا)

**جناب سپیکر:** السلام علیکم ! شکریہ Minister Finance and Minister I.P.C کہ آپکی کوششوں سے اراکین واپس آ گئے۔ وزیر خزانہ۔ جی حبیب الرحمٰن محمد حسنی ! ٹھیک ہے۔ جی جو بھی آئے ہیں سب کا شکریہ۔ Thank you Finance Minister ۔ جی حبیب محمد حسنی on a point of order.

**میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر کیو۔ واسا اور QGWSP):** جی سوراب۔ بسیمہ، بسیمہ۔ ناگ، پنجگور اور ہوشاب کی ایک یہ بہت ہی اہم روڈ ہے جو تقریباً پانچ سال پہلے سے ۔۔۔۔

**جناب سپیکر:** اسی پر تو یہ سارا سلسلہ ہوا تھا۔ وہ ابھی ریکارڈ پر آ گئی بات۔ آپکا problem highlight ہو گیا۔ Thank you ۔ دیکھیں اس پر مزید پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا وہ تو ہو گیا۔ جی جعفر خان مندوخیل صاحب !

**وزیر کیو۔ واسا اور QGWSP:** دوسرا مسئلہ ہے جناب سپیکر صاحب !

**جناب سپیکر:** اب کیا مسئلہ ہے؟

**وزیر کیو۔ واسا اور QGWSP:** کل منسٹر فنانس صاحب نے اسمبلی کے ملازمین کیلئے ایک مہینے کی یا دو مہینے کی جو اضافی تنخواہ کا اعلان کیا تھا اُن میں اُنہوں نے DPR کے جو کیمرہ مین ہیں اور دُوسرے ہیں، اُن کیلئے اُنہوں نے اعلان نہیں کیا ہے۔ تو یہ میری request ہے کہ وہ آج اعلان کریں ۔ مگر وہ سُن نہیں رہے ہیں جناب سپیکر !

**جناب سپیکر:** آپ کی بات ریکارڈ پر آ گئی۔

**وزیر کیو۔ واسا اور QGWSP:** مگر اُنہوں نے نہیں سُنا۔

**جناب سپیکر:** اسمبلی میں ریکارڈ ہو گئی ہے وہ یقیناً دیکھیں گے۔

**وزیر کیو۔ واسا اور QGWSP:** میں نے کچھ کہا اُسکا جواب آپ دیں؟

**جناب سپیکر:** جی جعفر خان مندوخیل صاحب !

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** Thank you جناب سپیکر ! ایک دو اہم مسئلوں پر آپکی اجازت سے میں بولنا چاہتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی جعفر صاحب ! .Order in the House please

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** ایک یہ کہ بلوچستان پیکیج کے تحت جو ملازمتیں یا appointments ہوئے ہیں، سرکار والوں سے یا ڈپٹی کمشنر سے یا دوسروں سے ہم پوچھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سب میرٹ پر کئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** کون سا، بلوچستان پیکیج ؟

**شیخ جعفرخان مندوخیل :** جی ابھی بلوچستان پیکیج کے تحت ہرضلع کو گئے تھے۔ میں اپنے ضلع کی بات کررہاہوں۔

**جناب سپیکر:** جی۔

**شیخ جعفرخان مندوخیل:** جب ہم ڈپٹی کمشنر سے پوچھتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے سب میرٹ پر کیا ہے۔ہم نے کہا کہ اچھا ہے کہ آپ نے میرٹ پر کیا ہے ہم لوگوں کی جان بھی چُھوٹ گئی ہے خواہ مخواہ لوگ ہم سے ناراض ہورہے ہیں۔لیکن جب پبلک آتی ہے اورلوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں کے نمبر مجھ سے کم تھے اُسکولگادیا ہے۔اور بلوچستان ہائی کورٹ کی اسمیں ایک رولنگ موجود ہے کہ میرٹ آپ نمبروں پرچلیں۔جس کے نمبر یونیورسٹی سے یا کالج سے زیادہ ہونگے اُنکے نمبر میرٹ پرنمبر one شامل ہونگے۔ یہ بلوچستان ہائی کورٹ کی ملازمتوں کے سلسلے میں ایک wording آئی ہے۔میں چاہتاہوں اِس اسمبلی کے توسط سے منسٹر فنانس کے یہ نوٹس میں بھی لارہاہوں، چیف منسٹر صاحب تو موجودنہیں ہیں۔ اِنکواگر ذرادیکھ لیں کہ اگر واقعی میرٹ پر ہوئے ہیں۔تو وہ اصولاً میرٹ کی ایک لسٹ شائع کر دیں تاکہ وہ لوگ مطمئن ہوجائیں۔آج لوگ ہم سے ناراض ہورہے ہیں کہ بھئی شاید آپ نے لگائے ہیں۔اور own آپ نہیں کررہے ہیں۔دنیا میرے سے ناراض ہورہی ہے۔دوسرے ہماری گورنمنٹ سے ناراض ہورہے ہیں۔اگر میرٹ پر لگے ہوئے ہیں تو وہ کمیٹی جو بنی ہے وہ میرٹ لسٹ شائع کردے۔اورلوگوں کوتسلی کرادیں کہ واقعی میرٹ پر لگے ہیں تو well and good ہم لوگوں کواس پرکوئی اعتراض نہیں ہے۔اوراگر میرٹ پرنہیں لگے ہیں توان کو cancel کر کے دوبارہ کیئے جائیں تاکہ ایک ترتیب کے مطابق یہ ہوسکیں۔

**جناب سپیکر:** وزیرخزانہ نےسُن لیاہے۔یہ قائدایوان سے آپ یہ point raise کرنااورکوشش ہوکہ جی انصاف ہو،کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔جی احسان شاہ صاحب! آپ۔

**میرمحمدعاصم کردگیلو(وزیرخزانہ):** سپیکرصاحب! میں جواب دےدوں۔

**جناب سپیکر:** جی۔

**وزیرخزانہ:** سپیکرصاحب! اُس دن جواسمبلی اورایم پی اے ہاسٹل کے ملازمین کے لئے دوماہ کے بونس کا اعلان کیا تھااور D.P.R کے جوملازمین ہیں اُنکے لئے بھی ایک ماہ کی تنخواہ کا میں نے اعلان کیا ہے۔

**سیداحسان شاہ (وزیرصنعت وحرفت):** میں ایک پوائنٹ کہوں گا۔

**جناب سپیکر:** جی احسان شاہ صاحب!

**وزیر صنعت وحرفت:** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ ایک مخصوص معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جناب! وہ یہ ہے کہ مرکز کی جانب سے ہمیشہ صوبے کے افسران کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے صوبائی افسران میں competency نہیں ہے تجربہ کار نہیں ہیں۔ اُنکو باقی صوبوں کی نسبت کام اِتنا زیادہ نہیں آتا۔ اور یہ ایک حقیقت تھی کہ ہمارے لوگ صوبے سے باہر نہیں جانا چاہتے۔ لیکن اب حالات change ہوگئے ہیں۔ اب ہمارے نوجوان افسران جتنے بھی ہیں، اُن میں سے 10% یا 15% کی تعداد میں لوگ صوبے سے باہر نکل کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ کام سیکھنا چاہتے ہیں اور جانا چاہتے ہیں۔ اور یہاں سے بہت سارے نوجوان افسروں نے فیڈرل گورنمنٹ میں مختلف اسامیوں کے لئے apply کی ہے اور ڈیپوٹیشن پر گئے ہیں۔ لیکن اب سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کا روّیہ، مرکزی گورنمنٹ کا یا اُس ڈیپارٹمنٹ کا یہ ہے۔ میں ایک مخصوص ایک کیس کی جانب آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ ایک ڈاکٹر نے یہاں سے apply کی، صوبائی حکومت نے NOC بھی دے دیا اور مرکزی حکومت کے ڈیپارٹمنٹ نے کہا کہ جی ہم اسکو لیں گے۔ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کے office میں وہ case کوئی دس مہینے سے تو زیادہ ہوگئے ہیں، سال ہونے والا ہے، وہ جاتا ہے آتا ہے finally جب اُس کو زبانی جواب دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ پوسٹیں اگر یہاں کوئی vacant ہے ڈیپوٹیشن پر ہم لینا چاہتے ہیں تو ہم اُن لوگوں کو لیں گے جو مطلب یہاں ہمارے بھائی ہیں، جن کا تعلق پنجاب سے ہے۔ بلوچ یا پشتون وہ سیکنڈ پوزیشن میں آتے ہیں، پہلے ہم اُنکو دیکھیں گے جب اُنکی requirement پوری ہوگی پھر ہم لیں گے۔ تو جناب والا! یہ مرکز کا روّیہ، اسلام آباد کا اور خاص طور پر اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کا روّیہ میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم ایک طرف تو national level پر کوشش کررہے ہیں کہ ایک harmony پیدا کی جائے۔ ایک بھائی چارے کی فضا پیدا کی جائے۔ اور ہمارے جوان جب نکلنا چاہتے ہیں کہیں جانا چاہتے ہیں تو اُن کو یہ تاثر دینا کہ جی وہ second rate میں آتے ہیں۔ میرے خیال میں اس سے نفرتیں زیادہ ہونگیں۔ اس سے کدورتیں زیادہ ہونگیں۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہاں جب جسکی جان کو خطرہ ہے وہ یہاں سے جانا چاہتا ہے، بے شک جائے۔ اور جناب والا! میں اسکے ساتھ کچھ الفاظ کا اضافہ کروں گا۔ دیکھیئے ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے صوبے میں امن وامان کے حوالے سے، امن وامان کی وزارت بھی بی این پی (عوامی) کے پاس ہے۔ ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ہمارے امن وامان کی صورتحال وہ آئیڈیل ہے۔ ہم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا ہے۔ لیکن جناب! کیا یہی مسئلے باقی صوبوں میں نہیں ہیں؟ اب کراچی میں

جناب! آپ دیکھیں کہ ایک دن میں ٹارگٹ کلنگ میں 37 لوگ مارے جاتے ہیں۔ لاہور میں آپ دیکھیں تو جناب والا! وہاں سو سے زیادہ لوگ ایک حملے میں مارے جاتے ہیں۔ حیدرآباد میں آپ دیکھیں۔ بہت ساری جگہیں ہیں جہاں پر ایسی چیزیں ہورہی ہیں۔ ہم نہیں کہتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں امن وامان کی حالت بہتر ہے۔ لیکن یہاں ایک صحیح بات ہے کہ ایک مخصوص طبقے کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ جبکہ وہاں یہ نہیں ہے۔ وہاں مختلف قسم کے عوامل ہیں۔ لیکن بات اگر انسانی جانوں کا ضیاع ہے وہ ہر جگہ ہورہا ہے۔ جبکہ اُن صوبوں کے ساتھ یہ روّیہ نہیں ہے۔ اور ہمارے صوبے کے ساتھ ایک مخصوص انداز اپنانا یہ زیادتی ہے۔ اِس پر جناب والا! میں کم ازکم اس ایوان کے توسط سے اسٹبلشمنٹ کے سیکرٹری کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے آپ کا point on record آ گیا۔ وزیرخزانہ آپ اس کو نوٹ کریں۔

**وزیر صنعت وحرفت:** اور جناب والا! میں آخر میں گزارش کروں جو ابھی محمد حسنی صاحب نے D.P.R کی بات کی ہے۔ میں بھی D.P.R کے فوٹوگرافرز ہیں یا انکے۔۔۔۔۔

**جناب سپیکر:** وہ انہوں نے اعلان کر دیا۔

**وزیر صنعت وحرفت:** لیکن اُسکے ساتھ ساتھ جناب! میں یہ کہوں گا کہ یہاں جو ہمیشہ موجود رہتے ہیں، وہ سیکرٹری لاء اور اُنکے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں۔ اب ایک آدمی جو ہمیشہ اسمبلی میں موجود رہتا ہے، فنانس کے لوگوں نے بھی اسمیں کام کیا ہے، میں بھی فنانس منسٹر تھا تو میں نے ہر سال جناب والا! اُنکو بھی ہم نے اعزازیہ دیا ہے۔ کیونکہ جناب! یہ حقیقت ہے، فنانس والے رات کے بارہ بارہ بجے تک بیٹھ کر وہاں کام کررہے ہوتے ہیں۔ اور اِسی طرح سے جناب والا! لاء والوں کی بھی۔ لاء والے آپ دیکھیں جب بھی اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے وہ موجود ہوتے ہیں۔ تو میں یہ اسکو بڑھانا چاہتا ہوں کہ مہربانی کرکے اُن تک بھی یہ چیزیں پہنچیں تو اچھی بات ہے۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے آپکا پوائنٹ ریکارڈ پر آ گیا۔ محترمہ! اگر میں یہ فنانس بل کے حوالے سے کارروائی پوری کردوں۔ پھر میں سب کو، آخر میں time دوں گا۔ آپ سب بات کریں۔ وہی میں عرض کررہا ہوں کہ پہلے مجھے آپ کارروائی نمٹانے دیں اسکے بعد میں آپ کو فلور دوں گا جس کی مرضی ہو بات کریں۔۔۔ (مداخلت)۔ محترمہ! آپ اگر Kindly cooperate with the Chair please. محترمہ! مجھے آپ کارروائی پوری کرنے دیں پلیز! میں اسکے بعد آپ کو time دوں گا Thank you ۔ وزیرخزانہ منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے ضمنی میزانیہ بابت سال 10-2009ء اور سالانہ میزانیہ بابت سال 11-2010ء

ایوان کی میز پر رکھیں۔

## منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے

**میر محمد عاصم کرد گیلو(وزیر خزانہ):** میں وزیر خزانہ، منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے ضمنی میزانیہ بابت سال 10-2009ء اور سالانہ میزانیہ بابت سال 11-2010ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے ضمنی میزانیہ بابت سال 10-2009ء اور سالانہ میزانیہ بابت سال 11-2010ء ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

## سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

**(1) تحفظ بلوچستان ثقافتی ورثہ مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2010ء)**

**جناب سپیکر:** وزیر محکمہ آثار قدیمہ ولائبریری، تحفظ بلوچستان ثقافتی ورثہ مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔

**جناب سلیم احمد کھوسہ (وزیر زکوٰۃ، عشر، حج و اوقاف اور آثار قدیمہ):** میں وزیر محکمہ آثار قدیمہ ولائبریری، تحفظ بلوچستان ثقافتی ورثہ مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2010ء) پیش کرتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** تحفظ بلوچستان ثقافتی ورثہ مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2010ء) پیش ہوا۔ وزیر محکمہ آثار قدیمہ ولائبریری، تحفظ بلوچستان ثقافتی ورثہ مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر زکوٰۃ، عشر، حج واوقاف اور آثار قدیمہ):** میں وزیر محکمہ آثار قدیمہ ولائبریری، تحریک پیش کرتا ہوں کہ تحفظ بلوچستان ثقافتی ورثہ مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

**جناب سپیکر:** سوال یہ ہے کہ تحفظ بلوچستان ثقافتی ورثہ مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے؟ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ تحفظ بلوچستان ثقافتی ورثہ مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔

**(2) بلوچستان قانون اراضیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2010ء)**

**جناب سپیکر:** وزیر مال بلوچستان قانون اراضیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔

**ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی (وزیر بین الصوبائی رابطہ):** میں وزیر بین الصوبائی رابطہ، وزیر مال کی جانب سے بلوچستان قانون اراضیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2010ء) پیش کرتی ہوں۔

**جناب سپیکر:** بلوچستان قانون اراضیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2010ء) پیش ہوا۔

**جناب سپیکر:** وزیر، بین الصوبائی رابطہ، وزیر مال کی جانب سے بلوچستان قانون اراضیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر بین الصوبائی رابطہ:** میں وزیر بین الصوبائی رابطہ، وزیر مال کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان قانون اراضیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

**جناب سپیکر:** سوال یہ ہے کہ بلوچستان قانون اراضیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے؟ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قانون اراضیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔
جی نسرین کھیتران صاحبہ! آپ کیا کہنا چاہتی تھیں، اپنی seat پر جائیں please۔

**محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر):** Thank you جناب سپیکر صاحب!

**جناب سپیکر:** جی نسرین کھیتران صاحبہ!

**محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر):** بہت شکریہ جی آپکا۔ جیسے شاہ صاحب نے کہا کہ فیڈرل میں ہم

بلوچستان کے لوگوں کا کوٹے کے حساب سے اُنکی entry نہیں ہوتی۔ اِسی طریقے سے اِس سال C.S.S کے امتحان جن لوگوں نے دیئے، اُنکے بلوچستان پیکیج کے حوالے سے 9.2% ہمارا بنتا ہے۔ جس میں 25 ہمارے امیدوار اُنکو ضم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک تو result اُنہوں نے روک دیا ہے۔ دوسرا 35 امیدوار ہیں۔ وہ لوگ بہت depressed ہیں۔ ایک تو بلوچستان کے دیہی علاقوں سے لوگ اِتنی مشکل سے یہاں تک پہنچتے ہیں۔ C.S.S کا امتحان دینا میرا خیال ہے اتنا آسان نہیں ہے specially بلوچستان کے امیدواروں کیلئے۔ لیکن اُسکے بعد اُنکا result روک لینا، پھر اُسکے بعد اُنکو فیڈرل میں جگہ نہیں دینا۔ پنجاب میں 300 اسامیاں ہیں اور سندھ کی تقریباً ڈھائی سو۔ پختونخوا کی سو سے above۔ لیکن بلوچستان کے 35 لوگوں کا result روک لینا اُن سے سراسر زیادتی ہے۔ اور قائد ایوان بیٹھے ہوئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے جی آپکا point on record آ گیا۔ Thank you

**محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر):** جی۔ اسی طرح 2008ء اور 2009ء میں ہماری ابھی تک C.S.S کے حوالے سے اسامیاں خالی ہیں۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے۔ Thank you جی۔

**محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر):** تو میں آپکے توسط سے قائد ایوان سے request کروں گی کہ ہمارے اِن امیدواروں کو ناامید نہ کیا جائے۔ اس سے پہلے کہ وہ protest کریں اور جلاؤ گھیراؤ کریں۔ ہمیں اِسکا کوئی نہ کوئی positive solution نکالنا چاہیے۔ Thank you

**جناب سپیکر:** جی ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ!

**وزیر بین الصوبائی رابطہ:** میں محترمہ نسرین کھیتران کو support کرتی ہوں اور آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گی کہ C.S.S کا جو گروپ تھا اُس کو میں لے کر قائد ایوان کے پاس چار پانچ دن پہلے گئے تھے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ میں اسلام آباد جا کر وزیر اعظم سے اور ہائیر اتھارٹی سے بات کر کے میرے حساب سے یہ 34 سی ایس ایس جوان کامیاب ہوئے ہیں جو اٹھارہ according 6% جو 18 ہیں وہ اِس میں کھپ جاتے ہیں۔ باقی جو رہ جاتے ہیں وہ وزیر اعلیٰ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ میں اسکو وہاں پر take-up کروں گا۔

**جناب سپیکر:** چونکہ یہ آپ کا subject ہے وزیر بین الصوبائی رابطہ آپ ہیں، آپ اِس کو مرکز سے take-up کریں تو بہتر ہوگا proper forum آپ کا ہے۔

**Min. for I.P.C:** Point of order again thank you sir .

**جناب سپیکر:** جی۔

**وزیر بین الصوبائی رابطہ:** یہاں میں ایوان کیلئے record صحیح کرنے کیلئے کہوں گی کہ 1990-91ء کا بجٹ سعید احمد ہاشمی صاحب نے پیش کیا تھا، جب جے یو آئی نے حکومت سے علیحدگی اختیار کی تو یہ اعزاز سعید احمد ہاشمی کو حاصل ہوا 1990-91ء کا بجٹ انہوں نے پیش کیا۔

**جناب سپیکر:** وزیر خزانہ! آپ نے سن لیا؟

**میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ):** جی۔

**جناب سپیکر:** کیا سُن لیا آپ نے؟ ڈاکٹر رقیہ کہہ رہی ہیں کہ کل جو آپ نے، ایک بجٹ سعید ہاشمی فنانس منسٹر نے پیش کیا تھا اُسکو آپ نے mention نہیں کیا تھا آج اُنہوں نے ذکر کر دیا۔ ٹھیک ہے جی۔

**میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ):** مہربانی سپیکر صاحب!

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے یہ record پر آ گیا۔ آ گیا ناں جی۔

**وزیر خزانہ:** میں نے کل بھی محترمہ رقیہ صاحبہ سے کہا تھا، جو میں نے آپکی اسمبلی سے، آپکے سیکرٹری سے جو list مانگی تھی اسمیں اُنہوں نے اُسکا نام mention نہیں کیا تھا۔ یہ میرا قصور نہیں ہے یہ انکا جو ریکارڈ میں نے مانگا تھا ان کی وجہ سے جو غلطی ہوئی ہے یہ آپ کا کام ہے سپیکر صاحب! یہ آپ کے سیکرٹری نے دی تھی۔

**جناب سپیکر:** یہ correct ہو گیا۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ یکم جولائی 2010ء بروز جمعرات بوقت 11:00 بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 30 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)